صحیحاً و یدخل بها ثم یطلقها أو یموت
عنها، والأصل فیه قوله تعالیٰ: فإن طلقها
فلا تحل له من بعد حتیٰ تنکح زوجاً غیره" و
المراد الطلقة الثالثة ___ واللہ سبحانہ أعلم بالصواب

بخت رشید صوابی عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۱۴ / ۵ / ۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح
محمد عبد المنان عفی عنہ
۱۶/۵/۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح
بندہ [illegible]
۱۵-۵-۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح
شاہ محمد تفضل علی عفی عنہ
۱۵/۵/۱۴۳۰ھ

۲ — ۱۱۵۷
نور البصر مردانی ۱۶/۵/۱۴۳۰ھ
اورنگی ٹاؤن ۱۲/۵/۲۰۰۶

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ
کتب فقہیہ میں درج ایک قاعدے "کل صلاة أدیت مع کراہة تحریم تجب إعادتها"
کے بارے میں درج ذیل امور دریافت کرنا ہیں۔
(۱) یہ قاعدہ اپنے عموم پر ہے یا اسمیں تخصیص بھی ہے، جیسا کہ علامہ شامیؒ نے صلوٰۃ جمعہ و
عیدین کا استثناء کیا ہے۔ اسی طرح ان چیزوں کا بھی استثناء کیا ہے جو ماہیت
اور اجزاء صلوٰۃ میں سے نہ ہوں۔ اب پوچھنا یہ ہے کہ ماہیت صلوٰۃ وغیرہ کونسی
چیزیں ہیں۔
تفصیل سے ذکر کریں۔
(۲) قاعدہ بالا کی رو سے اگر نماز کا اعادہ کیا جائے تو اول نماز فرض شمار ہوگی یا
ثانی مفتی بہ اور راجح قول کونسا ہے۔
(۳) وقت کے اندر اعادہ کرنے اور بعد میں اعادہ کرنے میں کوئی فرق ہے یا نہیں؟
کیونکہ در مختار ج ۱، ص ۴۵۷، بحر ج ۲، ص ۱۴۳، طحطاوی علی مراقی الفلاح ص ۲۶۲
میں لکھا ہے۔ کہ وقت کے اندر اعادہ واجب ہے بعد میں نہیں۔
جبکہ منحة الخالق علی ہامش البحر: ج ۲، ص ۱۴۳ اور شامی ج ۲، ص ۶۲ میں لکھا ہے
کہ وقت کے اندر اور بعد دونوں میں اعادہ واجب ہے۔
(۴) اعادہ کرتے وقت اول نماز شمار ہوگی یا قضا یا نفل وغیرہ راجح قول کونسا ہے؟
برائے کرم جواب مفصل، مدلل باحوالہ تحریر فرمائیں۔
بینوا توجروا
المستفتی: نور البصر مردانی اورنگی ٹاؤن کراچی

Scanned by CamScanner

(۱) کمال صلاۃ اور دیت مع کراھۃ التحریم اپنے عموم پر ہے یا اسمیں تخصیص ہے اور ماہیت صلاۃ سے کیا مراد ہے؟

الجواب ـــــ حامداً ومصلیاً

(۱) ـــ واضح رہے کہ مذکورہ قاعدہ اپنے عموم پر نہیں بلکہ اسمیں کچھ تفصیل ہے جسے ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے

(۱) اس قاعدہ میں کراھت سے مراد کراھتِ تحریمی ہے تنزیہی نہیں

(۲) اور کراھتِ تحریمی کی صورت میں بھی نماز کا اعادہ اس وقت ہوگا جب کراھت کا تعلق ماھیتِ صلوۃ سے ہو خارجی کراھت کی وجہ سے نماز کے اعادہ کا حکم نہیں دیا جائیگا۔ جیسے ارضِ مغصوبہ میں نماز پڑھنے یا ریشمی کپڑے پہن کر نماز پڑھنے کی صورت میں اعادہ واجب نہیں۔

اور ماھیتِ صلوۃ سے مراد نماز کے وہ اندرونی واجبات ہیں جن میں سے کسی کو ترک کرنے کی وجہ سے نماز مکروہِ تحریمی ہو جائے جیسے نماز کا کوئی واجب چھوٹ جائے مثلاً دعاءِ قنوت پڑھنا بھول جائے یا تعدیلِ ارکان نہ کرے تو ایسی صورت میں اگر سجدہ سہو نہیں کریگا تو نماز کا اعادہ واجب ہوگا۔

اور جہاں تک جمعہ وعیدین کے استثناء کا تعلق ہے تو اسکا مطلب یہ ہے کہ اگر امام صاحب کی نماز میں کراھتِ تحریمی آجائے (جوکہ ماھیتِ صلوۃ میں سے ہو) اور سجدہ سہو نہ کرے تو امام پر اعادہ کے ساتھ ساتھ مقتدیوں پر بھی اعادہ لازم ہوگا۔ البتہ جمعہ وعیدین میں اعادہ لازم نہیں اسلئے کہ یہ انتشار کا سبب بن سکتا ہے، جیسا کہ اگر جمعہ وعیدین میں سجدہ سہو لازم ہو جائے تو انتشار وفتنہ کے خوف سے سجدہ سہو کرنا ضروری نہیں نہ وقت میں نہ وقت کے بعد بغیر

(جاری)

Scanned by CamScanner

سجدہ سہو کے بھی نماز ادا ہو جائیگی۔

فی الدر المختار (۱/۴۵۷):

وکذا کل صلاۃ ادیت مع کراھۃ التحریم تجب اعادتھا

فی الشامیۃ ایضا

(قولہ وکذا کل صلاۃ الخ) قال فی فتح القدیر: والحق التفصیل بین کون تلک الکراھۃ کراھۃ تحریم فتجب الاعادۃ او تنزیہ فتستحب اھ بقی ھنا شئی وھو ان صلاۃ الجماعۃ واجبۃ علی الراجح فی المذھب او سنۃ مؤکدۃ فی حکم الواجب کما فی البحر، وصرحوا بفسق تارکھا وتعزیرہ وانہ یأثم، و مقتضی ھذا انہ لو صلی مفردا یؤمر باعادتھا بالجماعۃ وھو مخالف لما صرحوا بہ فی باب ادراک الفریضۃ من انہ لو صلی ثلاث رکعات من الظھر ثم اقیمت الجماعۃ یتم ویقتدی متطوعا فانہ کالصریح فی انہ لیس لہ اعادۃ الظھر بالجماعۃ مع ان صلاتہ منفردا مکروھۃ تحریما او قریبۃ من التحریم فیخالف تلک القاعدہ، الا ان یدعی تخصیصھا بان مرادھم بالواجب والسنۃ التی تعاد بترکہ ما کان من ماھیۃ الصلوۃ واجزائھا فلا یشمل الجماعۃ لانھا وصف لھا خارج عن ماھیتھا.... ویؤیدہ ایضا انھم قالوا: یجب الترتیب فی سور القرآن فلو قرأ منکوسا اثم لکن لا یلزمہ سجود السھو لان ذلک من واجبات القراءۃ لا من

Scanned by CamScanner

واجبات الصلوة.

فیہ ایضا

وان النقص اذا دخل فی صلاۃ الامام ولم تجبر وجبت الاعادۃ علی المقتدی ایضا وانہ یستثنی منہ الجمعۃ والعید اذا ادیت مع کراھۃ التحریم.

فی الدر المختار (۲/۹۲)

والسھو فی صلاۃ العید والجمعۃ والمکتوبۃ والتطوع سواء والمختار عند المتأخرین عدمہ فی الاولیین لدفع الفتنۃ کما فی جمعۃ البحر.

فی الھندیۃ (۱/۱۲۸)

السھو فی الجمعۃ والعیدین والتطوع واحد الا ان مشایخنا قالوا لا یسجد للسھو فی العیدین والجمعۃ لئلا یقع الناس فی فتنۃ کذا فی المضمرات ناقلا عن المحیط.

(۲) ــــ علامہ شامی رحمۃ اللہ نے اس بارے میں دو قول نقل کئے ھیں

(۱) اعادہ کی صورت میں دوسری نماز فرض شمار ہوگی

(۲) اعادہ کی صورت میں پہلی نماز فرضِ ناقص اور دوسری فرضِ کامل ہوگی۔

لیکن علامہ شامی رحمۃ اللہ نے ان دونوں قولوں میں تطبیق دی ہے، چنانچہ وہ فرماتے ھیں کہ جبتک اعادہ نہیں کریگا تو پہلی نماز

اجاری

کراھت تحریمی والی نماز کا اعادہ کرتے وقت پہلی نماز فرض تھی شمار ہوگی یا دوسری؟

ہی فرض شمار ہوگی، اور جب اعادہ کرلیگا تو دوسری نماز فرض شمار ہوگی، اور اس اختلاف کو انہوں نے لفظی اختلاف قرار دیا ہے،
نئے آنے والے شخص کیلئے احتیاط اسمیں ہے کہ وہ اس جماعت میں شریک نہ ہو لیکن اگر شریک ہوگیا تو بھی اسکی نماز ادا ہوجائیگی۔

فی الشامیۃ (۲/۶۵)

یؤخذ من لفظ الاعادۃ ومن تعریفھا بمامر انہ ینوی بالثانیۃ الفرض لان ما فعل اولا ھو الفرض فاعادتہ فعلہ ثانیا، اما علی القول بان الفرض یسقط بالثانیۃ فظاھر واما علی القول الآخر فلان المقصود من تکریرھا ثانیا جبر نقصان الاولی فالاولی فرض ناقص والثانیۃ فرض کامل مثل الاولی مع زیادۃ وصف الکمال ....
وحاصلہ توقف الحکم بفرضیۃ الاولی علی عدم الاعادۃ ولہ نظائر کسلام من علیہ سجود السھو یخرجہ خروجا موقوفا .... وبھذا ظھر التوفیق بین القولین، وان الخلاف بینھما لفظی، لان القائل ایضا بان الفرض ھو الثانیۃ اراد بہ بعد الوقوع والالزم الحکم ببطلان الاولی۔

(۳) مذکورہ مسئلہ سے متعلق علامہ شامی رحمۃ اللہ نے چار قول ذکر کئے ہیں

(۱) اعادہ کا وجوب صرف وقت کے ساتھ خاص ہے وقت کے بعد

(جاری)

اعادہ نہیں اور یہ قول صاحب تحریر علامہ ابن ہمام رحمۃ اللہ کا ہے،

(۲) وقت کے اندر اور بعد دونوں صورتوں میں اعادہ واجب ہے یہ قول شارح تحریر اور شارح اصول بزدوی کا ہے

(۳) وقت کے اندر اور بعد دونوں صورتوں میں اعادہ مستحب ہے یہ قول مرجوح ہے،

(۴) وقت کے اندر اعادہ واجب اور وقت کے بعد افضل ہے یعنی وقت کے بعد اعادہ واجب نہیں یہ قول صاحب بحر کا ہے جو کہ انہوں نے قنیہ سے نقل کیا ہے۔

علامہ شامی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ ان اقوال میں راجح قول شارح تحریر کا ہے یعنی وقت کے اندر اور بعد دونوں صورتوں میں اعادہ واجب ہے۔

فی الشامیۃ (۲/۶۴)

وقد علمت انها عند البعض خاصة بالوقت، وهو ما مشى عليه في التحرير وعليه فوجوبها في الوقت ولا تسمى بعده اعادة... واما على القول بانها تكون في الوقت وبعده كما قدمناه عن شرح التحرير وشرح البزدوي فانها تكون واجبة في الوقت وبعده ايضا على القول بوجوبها، واما على القول باستحبابها الذي هو المرجوح تكون مستحبة فيهما.... واما كونها واجبة في الوقت مندوبة بعده كما فهمه في البحر وتبعه الشارح فلا دليل عليه

(جاری)

Scanned by CamScanner

وقد نقل الخير الرملي فى حاشية البحر عن خط العلامة المقدسي ان ما ذكره فى البحر يجب ان لا يعتمد عليه لاطلاق قولهم: كل صلاة اديت مع الكراهة سبيلها الاعادة.

قلت: اى لانه يشمل وجوبها فى الوقت وبعده اى بناء على ان الاعادة لا تختص بالوقت وظاهر ما قدمناه عن شرح التحرير ترجيحه، وقد علمت ايضا ترجيح القول بالوجوب فيكون المرجح وجوب الاعادة فى الوقت و بعده ويشير اليه ما قدمناه عن الميزان من قوله يجب عليه الاعادة وهو اتيان مثل الاول ذاتا مع صفة الكمال اى كمال ما نقصه منها وذلك يعم وجوب الاتيان بها كاملة فى الوقت وبعده كما مر.

فى التقرير والتحبير فى شرح التحرير (٢/١٢٣)

(والاعادة فعل مثله) اى الواجب (فيه) اى فى الوقت مرة اخرى (لخلل غير الفساد) وغير (عدم صحة الشروع) فى نفس الواجب ففعل مثله شامل للقضاء والاعادة وفيه مخرج لفعل مثله بعده على ما عليه البعض والا

فقول الميزان: الاعادة فى عرف الشرع اتيان مثل الفعل الاول على صفة الكمال بان وجب على المكلف فعل موصوف بصفة الكمال فاداه على وجه النقصان وهو نقصان فاحش يجب عليه الاعادة وهى اتيان

جاري

مثل الاول ذاتا مع صفة الكمال اھ يفيد انه اذا فعل ثانيا في الوقت او خارج الوقت يكون اعادة كما قال صاحب الكشف.

(۴) ــــ مذکورہ مسئلہ سے متعلق تو ہمیں کوئی صریح حوالہ نہیں ملا تاہم درج عبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر وقت کے اندر اعادہ کریگا تو اداء نماز شمار ہوگی اور اگر وقت کے بعد اعادہ کریگا تو قضاء شمار ہوگی۔

في الدر المختار (۲/۶۲، ۶۵)

ثم الاداء فعل الواجب في وقته .... والقضاء فعل الواجب بعد وقته.

في البحر الرائق (۲/۱۳۴)

فالاداء فعل الواجب في وقته المقيد به ... والقضاء له تعريفان: احدهما على المذهب الصحيح ان القضاء يجب بما يجب به الاداء وهو فعل الواجب بعد وقته. واللہ اعلم

عطاء اللہ احسان

دار الافتاء جامعۃ دار العلوم کراچی ۱۴

۱۳/۵/۱۴۳۰ھ

جواب صحیح ہے، البتہ وجوب اعادہ میں چونکہ اصل فرض ادا ہوچکا ہوتا ہے، صرف اعادہ واجب ہوتا ہے، اسلئے اگر وقت کے بعد اعادہ کیا تو نماز کو قضا نہیں کہیں گے کیونکہ فرض وقت میں ساقط ہوا، البتہ اعادہ کو اپنے وقت سے مؤخر کرنے کی بنا پر اس واجب کو قضاء قرار دیا جائیگا۔ واللہ سبحانہ اعلم

بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ
۱۳-۵-۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح

الجواب صحیح
محمد عبد المنان عفی عنہ
۱۵/۵/۱۴۳۰ھ